کنجوس کی بلی

م۔ ندیم علیگ

بلی کے دونوں بچے بھوکے تھے اور میاؤں، میاؤں کر کے ماں کو بہت پریشان کر رہے تھے۔ بلی خود بھی بہت بھوکی تھی۔ وہ جس گھر میں رہتی تھی، اس گھر کی مالکن اور مالک بہت کفایت شعار تھے۔ حد سے زیادہ کفایت شعار یعنی کنجوس، مکھی چوس تھے۔ وہ بلی کو کھانے کو کچھ بھی نہیں دیتے تھے۔ بلی بے چاری پڑوس کے گھروں میں جا کر چوری کر کے لاتی یا کوڑے دان سے بچا کھچا پھینکا ہوا کھانا لا کر پیٹ بھرتی اور بچوں کو کھلاتی تھی۔

بلی کے بچے ابھی بہت چھوٹے تھے۔ وہ بچوں کے بڑے ہونے کا انتظار کر رہی تھی، تاکہ وہ ان کو لے کر کہیں دوسری جگہ چلی جائے، جہاں اس کو کھانے کے لیے مل جایا کرے۔

بلی جس گھر میں رہتی تھی اس گھر والوں کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ مثالی کنجوس ہیں۔ ان کے گھر کوئی مہمان بھی نہیں آتا تھا۔ شیخ سعدی نے کسی حکایت میں لکھا ہے کہ بعض لوگ ایسے کنجوس ہوتے ہیں کہ وہ بھوکے کو کھانا کھلانا تو درکنار پانی بھی نہیں پلاتے۔ اگر ان کے گھر حضرت ابو ہریرہؓ کی بھوکی بلی آ جائے تو وہ اس کو دو بوند دودھ بھی نہ دیں اور اگر اصحابِ کہف کا بھوکا کُتا بھی ان کے دروازے پر بھوکا آ جائے تو وہ اس کو روٹی کا ایک نوالہ بھی نہ ڈالیں۔ اسی لیے قارون دولت مند ہونے کے باوجود اپنی کنجوسی کے لیے قیامت تک بدنامی کے ساتھ یاد کیا جائے گا، جب کہ حاتم طائی اپنی سخاوت کے لیے یاد کیا جائے گا۔

علامہ اقبال کا یہ شعر اس قسم کے لوگوں پر صادق آتا ہے کہ

گو پرواز ہے دونوں کی ایک فضا پر

کرگس کا جہاں اور ہے، شاہین کا جہاں اور

بھوکی بلی نے بھوکے بچوں کو تسلی دی اور کہا کہ ذرا صبر کرو صبح ہو گئی ہے۔ اللہ میاں سب کو رزق دیتا ہے، ہم کو بھی ضرور دے گا۔

ایک بچے نے کہا: ''اماں، اماں! میں گوشت کھاؤں گا۔''

دوسرے نے بھی کہا: ''ہاں میں بھی آج گوشت کھاؤں گا۔''

بلی نے کہا: ''میں جاتی ہوں، دیکھتی ہوں کہ گھر میں کیا پک رہا ہے۔'' بلی مکان کی

چھت پر بنی کوٹھری سے نکلی اور بچوں کو ہدایت کی کہ وہ باہر نہ نکلیں اور نہ شور مچائیں۔ اگر مالکن کو پتا چل گیا تو وہ تم کو پکڑ کر دور پھنکوا دیں گے۔ بچے سہم گئے اور چپ چاپ کونے میں دُبک گئے۔

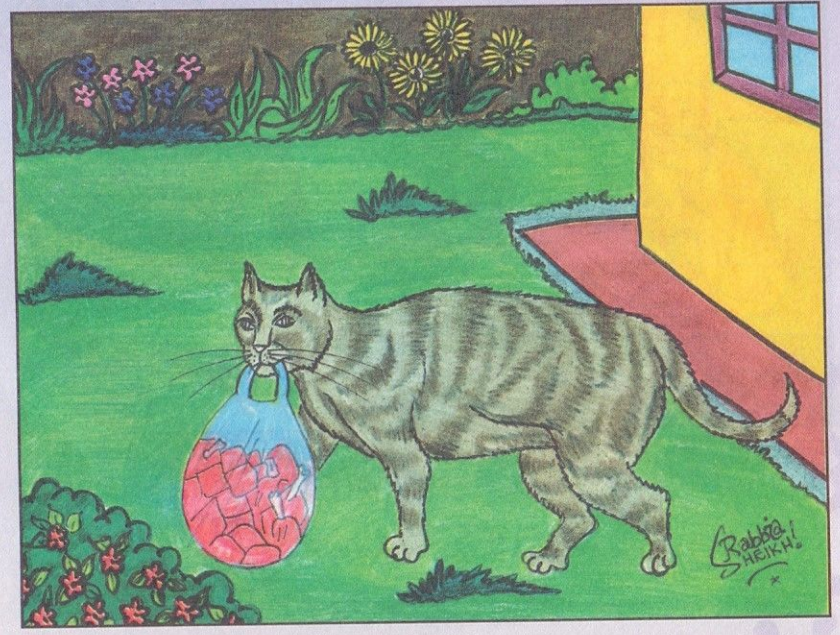

صبح کے نو بجے تھے، سردی کا زمانہ تھا۔ سورج نکل آیا تھا، لیکن مالکن لحاف اوڑھے بستر میں پڑی تھی۔ اس کا شوہر گوشت اور ترکاری لے کر واپس آ گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اس کی بیوی نے اُٹھ کر اب تک ناشتا تیار کر لیا ہوگا۔ بیوی کو بستر میں پڑا دیکھ کر وہ آگ بگولہ ہو گیا۔ اس نے غصے سے کہا: ''تم اب تک بستر پر پڑی ہو، مجھے لگی ہے، ناشتا کون بنائے گا؟''

''میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے، میں روز ناشتا بناتی ہوں، آج تم خود بنالو۔'' بیوی نے لحاف میں سے جواب دیا۔

''اور میں یہ گوشت اور لوکی لایا ہوں، یہ بھی پکالوں گا۔''

''میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے، میں اُٹھ نہیں سکتی اور تم کو گوشت لوکی کی فکر ہے۔ پھینک دو گوشت کو۔ ہوٹل سے کھانا لے کر کھالینا۔ میری فکر مت کرنا۔'' بیوی نے چلا کر کہا۔

شوہر کا پیٹ خالی تھا، وہ بھوکا تھا۔ بھوک میں انسان کا دماغ گرم ہو جاتا ہے۔ شوہر نے تھیلے سے گوشت کی تھیلی نکال کر غصے میں آنگن میں پھینک دی اور گھر سے باہر نکل گیا۔

بلی یہ سب دیکھ اور سُن رہی تھی، وہ گوشت کی تھیلی منھ میں دبا کر بھاگ نکلی۔ ماں اور بچوں نے بہت دن بعد گوشت کھایا اور اللہ میاں کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ مالکن اور مالک یونہی لڑتے رہیں۔ ☆

نونہال بک کلب

کلب کے ممبر بنیں اور اپنی ذاتی لائبریری بنائیں

بس ایک سادہ کاغذ پر اپنا نام، پورا پتا صاف صاف لکھ کر ہمیں بھیج دیں

ممبر بننے کی کوئی فیس نہیں ہے

ہم آپ کو ممبر بنالیں گے اور ممبر شپ کارڈ کی بنیاد پر آپ نونہال ادب کی کتابوں کی خریداری پر

۲۵ فی صد رعایت حاصل کر سکتے ہیں

ان کتابوں سے لائبریری بنائیں اور علم کی روشنی پھیلائیں

نونہال بک کلب

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان، ہمدرد سینٹر، ناظم آباد نمبر ۳، کراچی ۔ ۷۴۶۰۰